## سوال نمبر 1: اسلامی تعلیمات کے مطابق سرکاری ملازم کی ذمہ داریاں لکھیں۔

## جواب:

خاکہ:

1- سرکاری ملازم کی تعریف۔

2- اسلامی تعلیمات کے مطابق سرکاری ملازم کی ذمہ داریاں

2.1 - ایک ذمہ دار شہری بننا

2.2 - عدل و انصاف سے کام لینا

2.3 - غلط کاموں سے روکنا اور صحیح کام کی طرف بلانا

2.4 - دل میں خوف خدا کا ہونا

2.5 - قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا عزم ہونا

2.6 - جہاد بالنفس کا لازمی عنصر ہونا

2.7 - تقوٰی اور بہادری

2.8 - رشوت سے انکار کرنا

Add more arguments

3 - اختتام کلام۔

Scanned with CamScanner

Start with the summary of the answer as introduction

## 1- سرکاری ملازم کی تعریف:

سرکاری ملازم سے مراد ایسا ملازم جس کو سرکار (حکومت) نے کسی خاص اہلیت کی بنیاد پر کسی خاص عہدے کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لیے فائز کسی خاص مقام پر فائز کیا ہو۔ سرکاری ملازم کی تنخواہ بھی سرکار کی طرف سے منتخب کی جاتی ہے اور اس کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ وہ جب تک اس عہدے پر فائز رہے گا وہ اس قوم و ملک کے لیے فلاح و بہبود کے کام کرے گا۔ پاکستان کے اس بار بجٹ پیش ہونے کے بعد ایک سرکاری ملازم کی کم سے کم تنخواہ Rs. 37000/- روپے مقرر کی گئی۔

## 2- اسلامی تعلیمات کے مطابق سرکاری ملازم کی ذمہ داریاں:

یہ سرکاری ملازمین کا سلسلہ آج سے نہیں بلکہ کئی صدیوں سے کا قائم ہے۔ ہاں پہلے زمانے میں یہ گورنمنٹ کا ادارہ نہیں ہوتا تھا تو بادشاہ، ملکہ اور وزیر مشیر ہوا کرتے تھے۔ تو اس وقت وہ سرکاری ملازمین کی حیثیت رکھتے تھے۔ اسلام نے ہماری زندگیوں کے ہر شعبے میں رہنمائی کی ہے خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سائنسی ہوں یا سیاسی۔

Try to add the Arabic of quranic ayats

"اور رسول اللہ کی زندگی تمہارے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے"

(القرآن)

2.1 ایک ذمہ دار شہری بننا:

ایک سرکاری ملازم کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک ذمہ دار شہری بننے کی کوشش کرے۔ ایک ذمہ دار شہری جب ایک سرکاری عہدے پر فائز ہوگا تو وہ اپنا کام بھی ٹھیک اور خوش اسلوبی سے کرے گا۔ اس طرح سے ایک ایسا معاشرہ تشکیل ہوگا جو کہ اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگا۔

2.2 عدل و انصاف سے کام لینا:

ایک سرکاری ملازم پر فرض ہے کہ وہ عدل و انصاف سے کام لے۔ کیونکہ ظلم و جبر پر چلنے والا معاشرہ کبھی پھل پھول نہیں سکتا۔ قرآن پاک میں بھی کئی مقام پر عدل و انصاف کی روایات ملتی ہیں۔

"اور عدل سے کام لو، کیونکہ اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

(القرآن)

ایک مرتبہ قبیلہ قریش کی ایک خاتون "فاطمہ" نے چوری کی اور پکڑی گئی۔ حضرت اویس آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسی خاندان کے کہنے پر آپ سے اس عورت کی سفارش کی تو آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو آج میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا

NATIONAL OFFICERS ACADEMY ISLAMABAD
NOA CSS
Lahore Campus

## 2.3 غلط کام سے روکنا اور صحیح کام کی طرف بلانا:

ایک سرکاری ملازم کی ذمہ داری میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ لوگوں کو برائی سے روکے اور انہیں نیک کام کی دعوت دے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

"اور دوسروں کو نیکی کرنے کا حکم دو اور برائی سے منع کرو"

(القرآن)

## 2.4 دل میں خوف خدا کا ہونا:

ایک ذمہ دار سرکاری ملازم کے دل میں خدا کا خوف ہونا ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ انسان پھر خود کو خدا ہی سمجھ بیٹھتا ہے۔

بقول شاعر مشرق:

دل میں خدا کا ہونا لازم ہے اے اقبال
خالی سجدوں میں پڑے رہنے سے جنت نہیں ملتی

## 2.5 قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا ہنر ہونا

ایک سرکاری ملازم کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کے پاس قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا ہنر اور حوصلہ ہونا چاہیے۔ یعنی اس کا کوئی کام کوئی کلام ایسا نہ ہو کہ وہ قرآن و سنت کے خلاف ہو۔

Scanned with CamScanner

## جہاد بالنفس کا لازمی عنصر: 2.6

ایک سرکاری
ملازم کے لیے لازم ہے کہ وہ جہاد بالنفس کرنے کا حوصلہ رکھتا ہو۔ یعنی اس کا نفس آمارہ اس کو برائی پر اکسا رہا ہو مگر پھر وہ خوف خدا کو ملحوظ خاطر میں لاتے ہوئے جہاد بالنفس کرے۔

## نڈر اور بہادری: 2.7

ایک سرکاری ملازم کو کبھی گھبرانا نہیں چاہیے چاہے اس کے سامنے کتنی ہی مشکل گھڑی کیوں نہ ہو۔ اس کو ہر پریشانی اور ہر ~~سو~~ مشکل کو نڈر اور بہادری کے ساتھ ہرا دینا چاہیے۔

'اور مومن تو نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ خوف کھاتا ہے"

(القرآن)

## رشوت سے انکار: 2.8

ایک سرکاری ملازم کو کبھی بھی کسی جائز نا جائز کام کے لیے رشوت نہیں لینی چاہیے۔ بلکہ ہر کام میں اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے

Minimum description under a headings should be 5 lines

Scanned with CamScanner

A 20 marks answer sshould have around 15 subheadings

## 3- اختتامِ کلام :-

اس بحث کے کلام سے نتیجہ یہ اخذ
کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسی ریاست کا جہاں پر اللہ اور
اس کے رسول کی پیروی کرنے میں کوئی دشواری
نہ ہو، ایسی ریاست کا قیام صرف اس کی صورت
میں مکمل ہو سکتا ہے کہ جب اس میں رہنے والے شہری
اور اسی میں ملازمت کرنے والے سرکاری ملازمین ایماندار،
دیانت دار، نڈر، بہادر، برائی کو روکنے والے، نیکی کا حکم دینے
والے، دل میں خدا کا خوف رکھنے والے، جہاد بالنفس کرنے والے
عدل و انصاف سے کام لینے والے بن جائیں تب ہی
یہ معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ کہلائے گا۔
اور تب ہی اصل قیام عمل میں آ سکے گا

Scanned with CamScanner